14624-ختنہ کرانے کا وقت

سوال

کیا ختنہ بلوغت میں کیا جائیگا یا کہ بچپن میں ؟

پسندیدہ جواب

افضل تو یہی ہے کہ ختنہ چھوٹی عمر
میں ہی کیا جائے کیونکہ ایسا کرنے میں بچہ آرام میں رہتا ہے ، تا کہ بچہ حالت کمال
میں پرورش پا سکے .

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

سربراہ کو چاہیے کہ بچپن میں ہی بچے
کا ختنہ کردے؛ کیونکہ اس میں بچہ کے لیے زیادہ آرام اور شفقت ہے . اھ

دیکھیں : المجموع للنووی (351/1).

امام بیہقی رحمہ اللہ نے جابر رضی
اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین
رضی اللہ تعالی عنہما کا عقیقہ اور ختنہ ساتویں روز کیا"

سنن بیہقی (324/8).

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے ، دیکھیں : ارواء
الغلیل (383/4).

اسی لیے جب امام احمد رحمہ اللہ سے
ختنہ کے وقت کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا : میں نے تو اس کے متعلق
کچھ نہیں سنا .

اور ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ختنہ کے وقت کے وقت کوئی ایسی خبر
اور حدیث نہیں جس کی طرف رجوع کیا جاسکے، اور نہ ہی کوئی سنت میں ہے. اھ

رہا ختنہ کرنا کب واجب ہے تو اس کے
متعلق بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ ختنہ بلوغت سے قبل واجب نہیں، کیونکہ شرعی
احکام کا مکلف تو بلوغت کے بعد ہوا جاتا ہے، اور بلوغت سے قبل شرعی احکام کا مکلف
نہیں اس لیے ختنہ کا وجوب بھی بلوغت کے بعد ہوگا.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

ہمارے اصحاب کا کہنا ہے: ختنہ واجب
ہونے کا وقت بلوغت کے بعد ہے. اھ

دیکھیں: المجموع للنووی (351/1).

اور ابن قیم رحمہ اللہ نے یہ
اختیار کیا ہے کہ بلوغت سے قبل ختنہ کرنا واجب ہے، تاکہ بچہ ختنہ کی حالت میں بالغ
ہو، لیکن یہاں ختنہ کرنا بچہ کے سربراہ پر واجب ہوگا نا کہ بچے پر.

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

میرے نزدیک تو بچے کا بلوغت سے قبل
ختنہ کرنا ولی پر واجب ہے تاکہ بچہ بالغ ہو تو وہ ختنہ شدہ ہو، کیونکہ یہ ایسی چیز
ہے جس کے بغیر واجب پورا نہیں ہوتا....

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
والدین کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی اولاد کو سات برس کی عمر میں نماز ادا کرنے کا حکم
دیں، اور اگر دس برس کی عمر میں وہ نماز ادا نہ کریں تو انہیں ماریں، تو پھر ان کے
لیے بلوغت کے بعد تک ختنہ نہ کرنا کیسے جائز ہو سکتا ہے. اھ

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
کہتے ہیں:

رہا ختنہ کرنے کا مسئلہ تو جب چاہے
ختنہ کیا جا سکتا ہے، لیکن جب بلوغت کے قریب پہنچ جائے تو بچے کا ختنہ ضرور کردینا

چاہیے جیسا کہ عرب لوگ کیا کرتے تھے، تاکہ وہ بغیر ختنہ کیے ہی بالغ نہ ہو جائے.

دیکھیں: فتاوی الکبری (275/1).

واللہ اعلم.